سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر Lesson 29. Al-Baqarah (Ayaat 229 - 231): Day 100

پچھلی آیت میں ہم نے دیکھا کہ اگر مرد طلاق دینا چاہے یا عورت طلاق لینا چاہے تو کیا صورتِ حال ہو گی۔ جب مرد طلاق دینا چاہے تو اُسے طلاق کہتے ہیں۔ اگر عورت طلاق لینا چاہے تو اُسے خلع کہتے ہیں۔ خلع لینے کے لئے عورت کو کچھ واپس بھی کرنا پڑے تو کر دے جیسا کہ حق مہر۔ عمرؓ کے دور میں ایک عورت خلع لینا چاہتی تھی۔ عمرؓ نے اُسے ایک رات کے لئے جانوروں والی جگہ پر رکھا۔ صبح پوچھا رات کیسی گزری، عورت نے کہا واللہ میری زندگی کی بہترین رات تھی۔ عمرؓ نے فرمایا، اِسے خلع کی اجازت ہے۔ یہ ناپسندیدگی کی حد تھی۔

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ‌ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَآ اَنۡ يَّتَرَاجَعَآ اِنۡ ظَنَّآ اَنۡ يُّقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ‌ ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۰﴾ پھر اگر شوہر (دو طلاقوں کے بعد تیسری) طلاق عورت کو دے دے تو اس کے بعد جب تک عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے اس (پہلے شوہر) پر حلال نہ ہو گی۔ ہاں اگر دوسرا خاوند بھی طلاق دے دے اور عورت اور پہلا خاوند پھر ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں یقین کریں کہ خدا کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ خدا کی حدیں ہیں ان کو وہ ان لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے جو دانش رکھتے ہیں ﴿۲۳۰﴾

حلالہ: اس آیت میں حلالہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ طلاق ہو گئی۔ اب عورت کہیں اور شادی کر لیتی ہے۔ پھر وہاں سے طلاق ہو جائے یا بیوہ ہو جائے تو پہلے شوہر سے نکاح کر لے۔ ہمارے کلچر میں اس

پر بڑی بات ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر دو چار دن یا مقررہ مدّت کے لئے عورت کا کہیں اور نکاح کر کے طلاق لے کر پھر پہلے شوہر سے نکاح کر دیا جاتا ہے۔ یہ نام نہاد حلالہ اسلام میں جائز نہیں ہے۔

اس کے لئے لازم ہے کہ مرد اور عورت میں میاں بیوی والا تعلق قائم ہو۔

اب اپ خود سوچیں کہ پہلے تین طلاقیں دے۔ عورت پر ظلم ہے پھر اُس کا کہیں اور نکاح کر دے وہ اُس کی بیوی بنے، پھر وہاں سے اُس کو طلاق دلوا کر پھر پہلے مرد سے نکاح کر دیا جائے۔ عورت ایک تو سب کی باتیں سُنے۔ دوسرا سب کچھ برداشت کرے۔

اگر تو اتفاق سے یہ سب کچھ ہو جائے تو جائز ہے، لیکن منصوبہ بندی سے یا پلاننگ سے نہیں۔

حدیثؐ۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا؛ حلالہ کرنے والا اور کروانے والا دونوں لعنتی ہیں۔

ایسے شخص کو کرائے کا سانڈ کہا گیا۔ دُکھ کی بات یہ ہے کہ کچھ مذہبی مولوی بھی یہ کام کرنے کروانے والوں میں شامل ہیں۔

اَب آپ خود سوچیں کہ جس شخص ے سوچ سمجھ کر تین مہینے میں طلاق دی کیا اُس کو حلالے کی ضرورت ہو گی؟ نہیں۔ بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو کھڑے کھڑے طلاق دیتے ہیں۔

اگر اللہ کو منظور ہُوا تو دوبارہ موقع ملے گا۔ اللہ کے نبیؐ کے دور میں ایک ایسا واقعہ ہُوا۔ میاں بیوی کی طلاق ہو گئی۔ عورت کی کہیں اور شادی ہو گئی۔ وہ مرد جسمانی طور پر شادی کے قابل نہیں تھا۔ کچھ عرصہ اُس کے ساتھ رہی۔ پھر طلاق لے لی۔ پھر جب پہلے شوہر نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ اور معاملہ کھلا تو اللہ کے نبیؐ نے منع فرما دیا۔

اگر طلاق ایسے ہی کھڑی کھڑے دینی دلوانی ہوتی تو قرآن میں اتنی تفصیل نہ آتی۔ ایک آیت میں بات مکمل ہو جاتی۔ اللہ نے کھول کھول کر اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ ہم اِس کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

اور طلاق کی اتنی قسمیں ہیں۔ اللہ سے جڑ جائیں۔ اللہ آپ کو سنبھال لے گا۔ اللہ کی کتاب دِل کی بہار بن جاتی ہے۔

ہمارے معاشرے میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ شادیوں کے بڑے بڑے مسائل ہے۔ اچھی طرح دیکھ بھال کر لڑکی کی شادی کریں۔ مغربی ممالک میں شادی کرتے وقت لڑکے کا پتا کروالیں۔

اللہ کی حدود کی حفاظت کریں۔ چھوٹی چھوٹی بات پر طلاق تک نہ جائیں۔ سوچ سمجھ کر گھر بچانے ہیں۔ اللہ اولاد دے تو یہ فطرت کا اشارہ ہے کہ بچے کا نسب خراب نہ کریں۔

لڑکے اور لڑکیاں تعاون کریں، ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ اور برداشت پیدا کریں۔

کفو دیکھیں یعنی رشتے دیکھ بھال کر برابری کی سطح پر کرنے کی کوشش کریں۔

عمرؓ کا فتویٰ ہے کہ حلالہ کرنے اور کروانے والے کو زنا کی سزا دی جائے۔ عثمانؓ کے پاس ایسے شخص لایا گیا جس نے حلالہ کے لئے نکاح کیا تھا آپ نے اُس سے عورت کا طلاق دلوادی۔ حسن بصریؒ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے حلالہ کی اجازت مانگی۔ حسن بصریؒ نے فرمایا 'اے نوجوان اللہ سے ڈر اور آگ کی کھونٹی نہ بن'۔ اسلام میں یہ پسندیدہ عمل نہیں ہے۔

عیسیٰؑ کا ایک قول ملتا ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی اُس نے اُس کے لئے زنا کا راستہ کھول دیا۔

حدیثؐ۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دیں تو اللہ کے نبیؐ غصّے سے کھڑے ہو گئے کہ اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل کھیلا جا رہا ہے جبکہ میں ابھی تمہارے درمیان موجود ہوں۔ ایک اور صحابیؓ نے فرمایا کہ اللہ کے نبیؐ مجھے اجازت دیں کہ میں اسے قتل نہ کر دوں۔ اس قدر ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ) طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں یا تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ رخصت کر دو اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہیئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو۔ اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور خدا کے احکام کو ہنسی (اور کھیل) نہ بناؤ اور خدا نے تم کو جو نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے ﴿۲۳۱﴾

اللہ نے تمہیں اُمّتِ وسط بنایا۔ عورت کو خیر اور بھلائی کے لئے روک سکتے ہو اُن پر ظلم کرنے کے لئے نہیں۔ ہم معاشرتی مسائل میں اُلجھے رہتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ دین کے کام کریں۔

ایک عالم کے پاس ایک آدمی آیا۔ اور کہا کہ میری بیٹی اپنے گھر خوش نہیں ہے۔ بہت پریشان ہوں، کیا کروں؟ عالمؒ نے فرمایا کہ بیٹی کے باپ بن کر سوچو گے تو اللہ کے کام کا وقت نہیں ملے گا۔ اگر کوئی دینی عیب نہیں ہے تو بیٹی کو سمجھاؤ اور اُسے کہو کہ اللہ سے جڑ جائے اور تم خود بھی دین کے کاموں میں لگ جاؤ۔ اللہ صبر بھی دے گا اور حالات بھی ان شاء اللہ سنور جائیں گے۔ ورنہ تو انسان اسی کام میں لگا رہتا ہے کہ آج یہ ہُوا کل کیا ہو گا۔

ہم خود بھی دین کے کاموں میں لگ جائیں۔ فارغ ذہن مسائل میں اُلجھے رہتے ہیں۔

"اور خدا کے احکام کو ہنسی (اور کھیل) نہ بناؤ" معاشرتی مسائل اس لئے ہیں کہ اللہ کی آیات کو کھیل بنایا ہُوا ہے۔

نکاح سُنّت ہے لیکن ہم سُنتوں پر کتنا عمل کرتے ہیں؟ آجکل ہمارے ہاں شادیاں کس طرح کی ہیں؟ جب نکاح پر یہ سب ہو گا تو طلاق کو بھی کھیل بنا دیا جاتا ہے۔ ہماری رسمیں دیکھ لیں ہم نقل میں کہاں تک چلے گئے ہیں۔

ہمارا طلاق کا موضوع پورا ہو گیا۔ آگے حکم ہے؛

اور خدا نے تم کو جو نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو۔۔۔

اللہ کی کتاب سے زندگی آسان ہوگئی ہے۔ حکمت حدیثؐ کوپڑھنے اور سمجھنے سے آئے گی۔ ہم نبی پاکؐ کی زندگی سے دانائی سیکھیں گے۔ ہمارے لئے دین مکمل ہو گیا ہے۔ سورۃ مائدہ آیت 3 میں اللہ نے فرمایا؛

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

(اور) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔۔

اب یہ ہمارے اوپر ہے کہ دین کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔ "جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے"

اللہ سے ڈریں اور اللہ کی حدود کو پامال نہ کریں۔ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

- کچھ سوالات کے جوابات: کورٹ میرج کی لڑکی کو اجازت نہیں۔ اس کے لئے ولی کی موجودگی لازم ہے۔ بخاریؒ میں حدیثؐ ہے۔ ولی کے بغیر شریعت میں نکاح نہیں ہے۔
- آج دین اسلام پر بے حد پیار آرہا ہے اور محسوس ہو رہا ہے کہ اللہ ستّر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ اللہ نے عورت کو بہترین حقوق عطا فرمائے ہیں۔
- اپنی بچیوں کو دینی تعلیم دیں۔ بیٹوں کی دینی تعلیم کا انتظام کریں۔
- حیض کے دنوں میں نماز قرآن نہ پڑھنے سے روٹین بدل جاتی تھی اَب نماز کے اوقات کے دوران اَذکار کیا کریں۔

- ❖ اللہ سے محبت محسوس ہو رہی ہے کہ اللہ کو ہمارا کتنا خیال ہے۔
- ❖ نکاح بہت مضبوط بندھن ہے۔ حدیث: تین چیزیں ایسی ہیں جو کھیل اور مذاق میں بھی ہو جاتی ہیں۔ نکاح، طلاق اور رجوع۔
- ❖ اگر کوئی مسئلہ سمجھ نہ بھی آئے تو کوئی بات نہیں عالم سے پوچھ سکتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ سے جُڑ جائیں اور روحانی طور پر اللہ سے قرب محسوس کریں۔
- ❖ اگر کسی عورت کے حیض ختم ہو گئے ہیں یعنی عمر میں بڑی ہیں یا ابھی پیریڈ شروع ہی نہیں ہوئے تو اُس کی عدّت پورے تین مہینے ہیں۔